

سوال

(5/5)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب میں سوچا توں اور رات کو نماز تراویح کر سکیں تو کیا اس کی قضاء دوں اور کس وقت دوں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلوات والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سنت یہ ہے کہ اس کی قضاء، صحتی کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد اور استواء سے پہلے جنت تعدا میں نہ کہ طاق تعدا میں دی جائے اگر آپ کی عادت رات کو تین وتر پڑھنے کی ہے۔ اور آپ سو گئے یا بھول گئے تو دن کو پھر تین کی بجائے دو دو کر کے چار رکعتیں پڑھی جائیں اور اگر آپ کی عادت رات کو پانچ رکعتیں پڑھنے کی ہے تو دن کو پانچ رکعتیں پڑھیں۔

«کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا نزل من السماء یا علی من السماء فتحی مائة رکعة» (مسلم حدیث ۷۶۶)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند یا مرض کی وجہ سے رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعت پڑھتے۔

پہلی حدیث صحیحہ و مسلم کی وتر کی نماز چونکہ اکٹڑ و بیشتر گیارہ رکعت ہوتی تھی۔ اس لئے آپ قضاء کے طور پر بارہ رکعت ادا فرماتے اور سنت یہ ہے کہ انہیں دو دو رکعات پڑھا جائے جیسا کہ اس حدیث شریفہ سے ثابت ہے نیز آپ کا ارشاد ہے:

نارشی ثنی «سنتی» (دو)

رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔

اس حدیث کو امام احمد اور ابی سنن نے باسناد صحیح روایت کیا ہے۔ اصل میں یہ حدیث صحیحین میں روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہے۔ لیکن اس میں دن کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن امام احمد اور ابی سنن کی روایتوں میں "دن" کا لفظ بھی ثابت ہے۔ (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ) حدیث صحیحہ و مسلم کی وتر کی نماز چونکہ اکٹڑ و بیشتر گیارہ رکعت ہوتی تھی۔ اس لئے آپ قضاء کے طور پر بارہ رکعت ادا فرماتے اور سنت یہ ہے کہ انہیں دو دو رکعات پڑھا جائے جیسا کہ اس حدیث شریفہ سے ثابت ہے نیز آپ کا ارشاد ہے:

## فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

449

محدث فتویٰ